

ماہِ شعبان

اور
شنبہ

مؤلفہ

مولانا حافظ محمد شرف مجددی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

مکتبۃ العالیہ احمدیہ مسجد مجددیہ

درست رووف، نور آباد فتح گروہ، سیالکوٹ

052-3251719

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہِ شُتُّجیان اور شبِ برات مؤلفة مولانا حافظ محمد اشرف مجددی ناظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت



درست روڈ، نور آباد، گوجرانوالہ، پاکستان
052-3251719

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں	نام کتاب
ماہ شعبان اور شب براءت	مؤلف
حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی	تعداد
گیارہ سو	تاریخ طباعت
شعبان ۱۴۳۱ھ	مطبع
مذہبۃ العلم جامعہ مجددیہ، سیالکوٹ	ناشر
	قیمت

برائے ایصال ثواب

- ۱۔ حافظ بشر احمد صاحب مجدد آباد سیالکوٹ کے دادی اور دادا مرحومین
- ۲۔ محترم سرفراز خان صاحب کشمیری محلہ سیالکوٹ کے والدین مرحومین

ملنے کا پتہ

مذہبۃ العلم جامعہ مجددیہ نور آباد، سیالکوٹ

رابطہ نمبر 052.3251719

فہرست

۳۲	آنحضرت کی ریاضت و عبادت	۳	سب تالیف
۳۲	فضائل شعبان	۵	احادیث
۳۳	اس کی وجہ اول	۱۵	خلاصہ احادیث
۳۴	دیگر وجہ	۱۸	ضعیف حدیث پر عمل
۳۶	فضیلت نصف شعبان	۲۲	ابن قیم کے شاگرد
۳۹	نصف شعبان کا روزہ	۲۳	اہل مکہ کا عمل
۴۰	دیگر احادیث	۲۵	حضرت مجدد اور نصف شعبان
۴۱	خلاصہ الباب	۲۶	علماء اہل حدیث
۴۲	نماز رغائب	۲۷	سید نواب صدقیق حسن خان
۴۳	حدیث نصف شعبان کی رات پر	۲۸	مولانا وحید الزمان
	فضائل شعبان از مولانا محمد ابراہیم میر	۳۰	شیخ البانی کی تحقیق
		۳۱	احکام شریعت کے درجے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سبب تالیف

اس دور میں بہت سے لوگ اپنے پہلے بزرگوں اور علماء و صلحاء کے خلاف عمل کرتے ہیں اور بعض علماء بھی نئی تحقیق کے شوق میں اپنی جورائے قائم کرتے ہیں اسی کو صحیح جانتے ہیں اور پہلے محدثین اور فقہا کو غلط سمجھتے ہیں۔

اسی نوعیت کا مسئلہ چند ماہ پہلے پیش آیا کہ ایک صاحب نے چند اور اق دیے جن میں نصف شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت کا انکار تھا اور جو احادیث شعبان کی پندرہویں شب کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں ان کو ضعیف کہہ کر بالکل انکار کر دیا، حالانکہ بڑے بڑے محدثین اور علماء نے ان حدیثوں سے شب براءت کی فضیلت ثابت کی ہے۔

زیر نظر رسالے میں ہم ضعیف حدیث پر عمل کے بارے میں محدثین کے ارشادات اور اہل حدیث علماء کی تائید بھی تقلیل کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نیز رسالہ میں وہ احادیث باحوالہ درج کریں گے جن سے شب براءت کی فضیلت، شب بیداری، دن کو روزہ رکھنا، اور زیارت قبور وغیرہ ثابت ہے۔

الرَّاجِي لِلَّهِ الْغَيْرُ

محمد اشرف مجددی

رجب ۱۴۳۴ھ

ف: ہم نے حدیث کے حوالے اس طرح درج کیے ہیں کہ مثلاً ۲۱۳ پہلے ہندے سے جلد مراد ہے اور دوسرے سے صفحہ۔ اگر حوالہ (۹۷۱) اس طرح ہے تو اس حدیث کا نمبر مراد ہے۔

پندرہویں شعبان (شب براءت)

حدیث نمبر ۱

عَنْ مُعاذِبِنْ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: يَطْلُعُ اللَّهُ اِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ لِيَلَّةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ الْاِلْمُشْرِكِ اَوْ مَشَاحِنِ۔

رواہ الطبرانی وابن حبان فی صحیحه (ترغیب ۱۱۸۲)

ترجمہ:- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور مشاہن (عداوت کرنے والے) کے۔ اسکو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۲

(قال الحافظ) وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ اللَّهُ اِلَى عِبَادِهِ
لِيَلَّةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَيُمْهِلُ الْكَافِرِينَ، وَيَدْعُ
أَهْلَ الْحِقْدَى بِحِقْدِهِمْ، حَتَّى يَدْعُوهُ۔ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ : مَرْسَلٌ جَيْدٌ
(الترغیب ۴۶۱۳)

حدیث نمبر ۱: اس کو امام طبرانی نے کبیر (۱۰۹/۲۰) میں اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح (رقم ۵۲۳۶) میں اور امام ابو بکر عرو بن العاص نے کتاب النہ (ص ۵۱۲/۲۲۳) میں اور امام تیمی نے شب الایمان (رقم ۳۸۳۳) میں روایت کیا ہے۔ امام منذری نے الترغیب (۱۱۸/۲) میں اور امام تیمی نے مجمع الزوائد (۲۵/۸) میں اور امام دیاطی نے المجر الرانج میں اور میخ الحق محدث دہلوی نے ماشت بالنہ میں تحریر کر کے شب براءت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ امام ابن حجر ٹیمی نے کہا ہے: اس کو امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے اور دونوں کے راوی ثقہ (معتبر) ہیں

(باقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ترجمہ:- حافظ منذری فرماتے ہیں اور اپنے طبرانی اور یہقی نے بھی مکحول سے اور انہوں نے ابوالعلیہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو اپنے بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور موننوں کی مغفرت فرمادیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے، اور کینہ پروروں کو ان کی کینہ پروری کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ کینہ پروری کو چھوڑ دیں۔ امام یہقی نے کہا: یہ رسول جید ہے۔

حدیث نمبر ۳

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖہ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ اللَّهُ إِلَى خَلْقِهِ لِلَّيْلَةِ النُّصُفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ الْأَئْلَاثَيْنِ مَشَاحِنٍ، وَقَاتِلِ النَّفْسِ۔
(الترغیب ۴۶۱۳)

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عز وجل شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی خلق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے، مگر دوآدمیوں کی مغفرت نہیں فرماتا: کینہ پرور اور کسی جان کو قتل کرنے والا۔

(مجموع الزوائد ۲۵/۸) شیخ البانی نے اس حدیث کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۳: اس کو امام یہقی نے شب الایمان (رقم ۳۸۳۲، ۳۸۳۳) میں اور امام ابو بکر عمر و بن عاصم نے کتاب الصنة (رقم ۵۱) میں روایت کیا ہے۔ جامع المسانید ۳، رقم ۳۵۲ (۱۰۸۷۵) ماشیت بالصنة (۲۰۲) شیخ البانی نے کتاب الصنة کی تحریم صحیح میں اس کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۲: اس کو امام احمد نے (منڈ ۲۶۸، رقم ۳۶۸) میں روایت کیا ہے۔ مجموع الزوائد (۲۵/۸)

(مشکاة ۱۳۰۷) لائف العارف ص ۲۶۲ میں یہ حدیث موجود ہے۔ شیخ البانی صاحب نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

حدیث نمبر ۴

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَطْلُعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ، إِلَّا مُشْرِكُو أَوْ مَشَاجِحُ.

ترجمہ:- حضرت ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے شعبان کی پندرہویں رات میں تو اپنی تمام مخلوق کو بخشن دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعِبَادِهِ إِلَّا مُشْرِكُو أَوْ مَشَاجِحُ.

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخشن دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ۶: اس کو ابن الجہنے اپن سن (۱۳۹۰) میں اور کتاب السنہ (رقم ۵۱۰) میں امام ابو بکر عمر دشمنی نے اور امام نیقی نے فضائل الاوقات (ص ۱۳۲ رقم ۲۹) میں روایت کیا ہے۔ مشکاة (۱۳۰۲) الحجر الرانع (رقم ۲۹) لطائف المعارف (ص ۲۶۱) التاج الجامع (۹۳۲) جامع المسانید (۱۳۵۸۰ رقم ۳۱۳) کنز العمال (۱۲۳۵ رقم ۳۵۱۷۲) ما ثبت بالسنۃ (ص ۲۰۱) میں موجود ہے شیخ ناصر الدین البانی نے حاشیہ مشکاة (۱۳۰۲) میں اس کا ضعف ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے لکن الحدیث قویٰ عندی لشواهدہ (لیکن حدیث میرے نزدیک قویٰ ہے اپنے شواہد کی وجہ سے) اور کتاب السنہ کی تخریج میں اس کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۷: اس کو امام بزار نے روایت کیا ہے، مختصر زوائد من المزادر (۱۲۱) کشف الاستار (۲۳۲ رقم ۲۰۳۶) مجمع الزوائد (۲۵/۸) میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث نمبر ۶

عَنْ أَبِي هُكْرِيِّعْنَى الصَّدِيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لِيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزَلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ الْأَمَاكَانَ مِنْ مُشْرِكٍ أَوْ مَشَاجِنٍ لَا خِيرٌ
ترجمہ:- حضرت ابو بکر صدیقؓ بیان کیا گہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب
شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول
فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے اس کے جو مشرک ہو یا اپنے
بھائی سے کینہ رکھتا ہو۔

حدیث نمبر ۷

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ لِيَلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعِبَادِهِ إِلَّا مُشْرِكٍ أَوْ مَشَاجِنٍ۔

ترجمہ:- عوف بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
نظر رحمت فرماتا ہے اپنی مخلوق پر شعبان کی پندرہویں رات اور اپنے بندوں
کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

حدیث نمبر ۶: اس کو امام بزار نے روایت کیا ہے، مختصر زوائد رقم (۱۷۲۰) کشف الاستار
(رقم ۳۳۵/۲) اور امام ابو بکر عمرو بن عاصم نے کتاب الزندۃ (۵۰۹) میں روایت کیا ہے اور
امام بغوی نے شرح الزندۃ (۹۹۳/۱۲۶/۳) میں، اور امام تیہنی نے شب الایمان (۳۸۱، ۳۸۰/۳)
میں اس حدیث کو تین سندوں سے روایت کیا ہے۔ اور امام ابو بکر احمد بن علی اموی مرزوی نے مسند
ابی بکر الصدیق (رقم ۱۰۳) میں روایت کیا ہے۔ جمیع الزوائد (۶۵/۸) اور شیخ البانی نے کتاب الزندۃ
تحنزیع میں اس کو حدیث صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۷: اس کو امام بزار نے روایت کیا ہے، مختصر زوائد (۱۷۲۲، ۲۱۳/۲) اور کشف
الاستار (۳۳۶/۲) رقم (۲۰۳۸) جامع المسانید (۱۰/۱۶۶) رقم (۵۷۸۷) جمیع الزوائد (۶۵/۸) محدث با
لنہ ص ۱۹۹ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث نمبر ۸

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدِّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجَتْ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ، فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنتُ إِنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَانِكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيغْفِرُ لَأَكْثَرِ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كَلْبًا۔ وَفِي الْبَابِ أَبَيْ بَكْرٍ الصَّدِيقِ۔

ترجمہ:- حضرت (ام المؤمنین) عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (آپ کے بستر پر) نہ پایا تو میں آپ کو تلاش کرنے باہر نکلی تو دیکھا کہ آپ بقع (مدینہ کے قبرستان) میں ہیں۔ (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تو ڈرتی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے اوپر ظلم کرے گا؟ عائشہ نے کہا: میں نے عرض کیا: میں نے گمان کیا کہ شاید آپ (کسی ضرورت سے) اور بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آپ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل شعبان کی نصف رات (پندرہویں رات) میں آسمان دنیا پر زوال فرماتا ہے تو قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

حدیث نمبر ۸: اس کو امام ترمذی نے روایت کیا رقم (۲۹۷) اور امام ابن ماجہ نے (رقم ۱۳۸۹) اور امام احمد نے مند (۲۲۸، ۲) اور امام تیہنی نے شب الایمان (۳۸۲۵) میں اور فضائل الاوقات (رقم ۲۸۲) میں اس حدیث کو تین سندوں سے روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنۃ (رقم ۲۸۲) میں اس حدیث کو تین سندوں سے روایت کیا ہے اور امام طبرانی نے کتاب الدعا (رقم ۶۰۶) طویل روایت (رقم ۱۶۲، ۳) میں روایت کیا ہے۔ اور امام طبرانی نے مصانع السنۃ (۳۳۹/۱) میں اس حدیث کو حسن حدیثوں میں درج کیا ہے۔ محی السنۃ نام بغوی نے مصانع السنۃ (۳۳۹/۱) میں اس حدیث کو حسن حدیثوں میں درج کیا ہے۔ لطائف المعارف (ص ۲۶۱) الحجر الرابع (رقم ۲۷۷) کنز العمال (۳۱۳/۱۲) رقم (۳۵۱۸۰) اتاج الجامع (۹۳۲) ما ثبت بالسنۃ ص ۲۰۲، ۲۰۱ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث نمبر ۹

عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا مُشْرِكٌ أَوْ مَشَاجِنٌ۔

ترجمہ:- مکحول کثیر بن مرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ عزوجل زمین والوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے۔

حدیث نمبر ۱۰

عَنْ عَلَيِّيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا إِلَيْهِ، وَصُومُوا نَهَارَهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ الْآمِنُ مُسْتَغْفِرَ لِي فَأَغْفِرُ لَهُ، الْآمِنُ مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقُهُ، الْآمِنُ مُبْتَلٌ فَأَعْفَافِيهِ، الْآكِذَلُ حَتَّى يَطْلُمُ الْفَجْرُ۔

حدیث نمبر ۹: اس حدیث کو امام تہمی نے شعب الایمان (رقم ۳۸۳۱، ۳۸۳۰) میں روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ مرسل جید (عمدہ) ہے۔ الترغیب (۲۶۱/۳) الحجر الرانع (رقم ۷۳) کنز العمال (۳۱۳/۱۲) رقم ۳۵۱۷۵

حدیث نمبر ۱۰: اس حدیث کو امام تہمی نے شعب الایمان (۳۸۲۲) میں اور دوسری سند سے بھی یہ حدیث کچھ الفاظ کے اختلاف سے روایت کی ہے۔ فضائل الاوقات (رقم ۲۲) اور امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں (رقم ۱۳۸۸) روایت کیا ہے۔ صحیح ابن حبان (۷/۲۷۰) ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے (اطائف المعارف ص ۲۶۱) مشکاة (۱۳۰۸) اطائف المعارف (ص ۲۶۱) الحجر الرانع (رقم ۱۷۷) جامع المسانید (۸/۲۰ رقم ۳۰۷) کنز العمال (۳۱۳/۱۲) رقم ۷۷۷ (۳۵۱۷۷) الاتجاح (۹۳/۲) مثبت بالشیوه ص ۱۹۹

ترجمہ:- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتا اس میں عبادت کرو اور اس دن کاروزہ رکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس رات نزول فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف آفتاب غروب ہوتے ہی، پس فرماتا ہے: کوئی ہے جو بخشش چاہتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو بخش دوں، کوئی ہے جو روزی مانگتا ہو مجھ سے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کوئی بیکار ہے کہ میں صحت عطا کر دوں، کوئی ایسا ہے؟ کوئی ایسا ہے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو۔

حدیث نمبر ۱۱

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ مَنْبَغِيَةَ قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَإِذَا مُنَادِيَ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرَةٍ فَأَغْفِرُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيهِ فَلَا يَسْتَئِلُ أَحَدٌ إِلَّا أُعْطَى إِلَّا زَانِيَةً بِغَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكًا

ترجمہ:- عثمان بن ابو العاص نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: جب پندرہویں شعبان کی رات ہوتی ہے تو ندا کرنے والا پکارتا ہے۔ کوئی ہے گناہوں سے بخشش چاہنے والا کہ میں اس کو معاف کر دوں؟ کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو میں عطا کر دوں؟ پس کوئی سائل ایسا نہیں گرائے ضرور دیا جاتا ہے سوائے زنا کرنے والی عورت یا مشرک کے۔

حدیث نمبر ۱۱: اسکو امام یعنی نے شب الایمان (۳۸۳۶) میں روایت کیا ہے۔ لطف

العارف (ص ۲۶۲) کنز العمال (۳۱۲/۱۲ رقم ۳۵۱۷۸)

حدیث نمبر ۱۲

فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُوْجِي اللَّهُ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ
بِقَبْضٍ كُلِّ نَفْسٍ يَرِيدُ قَبْضَهَا فِي تِلْكَ السَّنَةِ

ترجمہ:- شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ ملک الموت کی طرف وحی فرماتا ہے ہر جان کی روح قبض کرنے کی جن کو اس سال میں موت دینے کا ارادہ فرماتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۳

يُرْوِي عَنْ نُوفَ الْبَكَالِيِّ أَنَّ عَلَيْهَا خَرَجَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَأَكْثَرَ الْخُرُوجَ فِيهَا يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: إِنَّ دَاؤِدَ خَرَجَ
ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مِثْلِ هَذِهِ السَّاعَةِ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ السَّاعَةَ
مَا دَعَ اللَّهُ أَحَدٌ إِلَّا أَجَابَهُ، وَلَا إِسْتَغْفِرَةٌ أَحَدٌ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ إِلَّا غَفَرَ لَهُ،
مَالَمْ يَكُنْ عَشَارًا أَوْ سَاحِرًا أَوْ شَاعِرًا أَوْ كَاهِنًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ شَرِطِيًّا أَوْ
جَائِيًّا أَوْ صَاحِبَ كُوْبَةً أَوْ عَرْطَبَةً۔ قَالَ نُوفُ الْكُوْبَةُ: الْطَّبُلُ،
وَالْعَرْطَبَةُ: طَنْبُور۔ اللَّهُمَّ رَبَّ دَاؤِدَ، اغْفِرْ لِمَنْ دَعَكَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
وَلِمَنْ إِسْتَغْفَرَكَ فِيهَا۔

ترجمہ نوف بکالی سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ پندرہویں شعبان کی رات میں باہر تشریف لائے؛ اور اس شب میں اکثر باہر آتے، آپ نے آسمان کی طرف نظر انھائے کہا: بے شک داؤدؓ ایک رات ایسے ہی وقت باہر تشریف لائے تو

حدیث نمبر ۱۲: الدینوری فی الجامس، عن راشد بن سعد مرسل (کنز العمال ۱۲/۳۱۵۷)

(۳۱۵۷)

حدیث نمبر ۱۳: الطائف المعرف (۲۶۲) مثبت بالله، شهر شعبان، القالا ۱۰۴ ص

انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: یہ وقت ہے کہ اس میں جس نے اللہ سے دعا مانگی اس نے ضرور قبول فرمائی اور جس نے مغفرت چاہی اس کی ضرور بخشش ہوئی اگر وہ عشار (لوگوں سے ناجائز طور پر دسوال حصہ لینے والا) یا جادو گریا کا ہےن (آئندہ کی خبریں دینے والا) یا نجومی (غیب کی خبریں دینے والا) یا ظالموں کا مددگار سپاہی یا جامی (حرام طریقے سے مال لینے والا) یا ڈھول بجانے والا یا پاجہ بجانے والا۔ نوف نے کہا: کوبہ ڈھول ہے اور عرطہ بچہ ہے (حضرت علی نے دعا مانگی) اے اللہ! داؤد کے رب! اس رات میں جو شخص دعا مانگے اس کو بخش دے اور جو گناہوں کی معافی چاہے اس رات میں (اس کو معاف کر دے)

لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی پندرہویں شب سے افضل نہیں ہے، اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک یا کینہ پرور یا قاطع رحم کے۔

حدیث نمبر ۱۴

وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ مَعْنَى أَبِي حَازِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ بَعْدَ لَيْلَةَ الْقُدْرِ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَيْتَرُكُ اللَّهُ تَبارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ كُلِّهِمْ إِلَّا لِمُشْرِكِي أَوْ مَشَاجِنِ أَوْ قَاطِعِ رَحْمِ

حدیث نمبر ۱۴: لطائف المعارف (ص ۲۶۳) مشہت بالنا (ص ۲۰۱)

ترجمہ: سعید بن منصور نے روایت کیا کہ ہم سے ابو معشر نے بیان کیا ابو حازم اور محمد بن قیس سے انہوں نے عطا بن یسار سے، انہوں نے کہا:

لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی پندرہویں شب سے افضل نہیں ہے، اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر اپنے بندوں کو بخشن دیتا ہے سوائے مشرک یا کینہ ور یا قاطع رحم کے۔

حدیث نمبر ۱۵

رُوِيَ عَنْ كَعْبٍ هَذَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ لِيَلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَهَا مُرْهَأَةً تَنْزَلُ إِلَيْهَا أَنْ تَزَينَهَا وَيَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَعْتَقَ فِي لَيْلَتِكَ هَذِهِ عَدَدَنِجُومِ السَّمَاءِ وَعَدَدَ أَيَامِ الدُّنْيَا وَلِيَكَالْهَا وَعَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَزِنَةُ الْجِبَالِ وَعَدَدَ الْمَلِكَاتِ

ترجمہ:- کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات جبریل کو جنت کی طرف بھیجا ہے تاکہ اس کو حکم دیدے کہ آراستہ ہو جائے، اور یہ کہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آزاد کر دیے ہیں آسمان کے ستاروں کی کتنی اور دنیا کے دن رات کی کتنی اور درخت کے پتوں کی کتنی اور پھاڑوں کے وزن کے برابر اور ریت کی کتنی کے برابر۔

گذشتہ احادیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نمبر ۸ مختصر درج کی گئی ہے کیونکہ بعض محدثین نے اسے مختصر روایت کیا ہے اور بعض نے مفصل روایت کیا ہے۔ امام یہقی اور امام طبرانی نے اس کو مفصل روایت کیا ہے

اس میں حضور ﷺ کے نفل پڑھنے کا ذکر ہے اور سجدوں میں جود عاکی وہ بھی بیان کی ہے۔ پہلے سجدے میں مندرجہ ذیل دعا کی:

سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَامَنَ بِكَ فُوادِيْ، هَذِهِ يَدِيْ وَمَا جَنِيْتُ بِهَا عَلَى نَفْسِيْ، يَا عَظِيْمُ يُرْجِي لِكُلِّ عَظِيْمٍ، اغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ

ترجمہ: میرے دل اور میرے خیال نے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لا یا، یہ میرا ہاتھ ہے اور وہ گناہ ہیں جو میں نے اس ہاتھ کے ذریعے اپنے نفس پر کیے، اے عظمت والے! امید کی جاتی ہے ہر عظیم شی کی، پس میرے عظیم گناہ کی مغفرت فرماء، سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ذات کو جس نے اسکو پیدا کیا اور جس نے اس کو کان اور آنکھ دیں۔

پھر دوسرے سجدے میں آپ نے یہ دعا پڑھی:

أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، أُتَ كَمَا أُتَتَ عَلَى نَفْسِكَهُ أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِيْ دَاؤْدُ أَعْفُرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحِقِّ لِسَيِّدِيْ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصہ سے تیری رضا کے ساتھ اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے عذاب سے تیری معافی کے ذریعے اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ

سے تیرے ہی ذریعے، تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی ذات کی تعریف کی، میں اس طرح کہتا ہوں جس طرح میرے بھائی داؤ نے کہا کہ میں اپنا چہرہ اپنے مولا کے واسطے خاک آلود کرتا ہوں اور لاائق ہے وہ کہ اس کے لیے ایسا ہی سجدہ کیا جائے۔

پھر آپ نے سراٹھایا تو یہ دعا پڑھی:

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي قُلُبًا مِّنَ الشَّرِّ نَقِيًّا لَا كَافِرًا وَلَا شَقِيقًا

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایسا پاکیزہ دل عطا فرم جس میں شر کا شائبہ بھی نہ ہو جو کف اور شقاوتوں سے پاک ہو۔

یہ تینوں دعائیں امام طبرانی نے کتاب الدعا (۱۰۷/۲) میں اور امام نیھانی نے شعب الایمان (۳/۲۸۵) میں حدیث حضرت عائشہ میں ذکر کی ہیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی ما ثبت بالشہ میں یہ پوری حدیث نقل کی ہے۔

خلاصہ احادیث

- ۱- اس رات اللہ تعالیٰ بہت لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہے اس لیے اپنے گناہوں کی بخشش کا سوال کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں سے بھی توبہ کرنی چاہیے تاکہ ہماری بخشش ہو جائے۔ بہتر ہے کہ یہ استغفار پڑھے: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ
- ۲- خاص طور پر وہ گناہ کرنے والے جن کی بخشش نہیں ہوتی، اگرچہ دل سے ان گناہوں سے بھی توبہ کریں تو معافی کی امید ہے۔
- ۳- جو لوگ تنگ وستی اور غربت میں ہیں وہ رزق حلال میں وسعت کی دعا

کریں۔

۲۔ جو بیمار ہیں وہ اپنی شفا کے لیے دعا کریں تو شفا کی امید ہے۔

۵۔ جو شخص کسی مشکل اور مصیبت میں بٹتا ہے وہ بھی مشکل کے حل کے لیے دعا کرے تو مشکل حل ہونے کی امید ہے۔

۶۔ اپنے نیک مقاصد میں کامیابی کی دعا کریں اور تمام امت مسلمہ کے لیے بھی دعا کریں۔

۷۔ پندرہویں شعبان کی رات کو عبادت کریں نوافل پڑھیں اور ذکر اللہ میں مشغول رہیں۔

۸۔ پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھیں۔

۹۔ قبرستان کی زیارت کیلئے جائے اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

۱۰۔ صرد کوشش کریں کہ عشاء اور نماز کی نماز باجماعت پڑھیں۔

ضعیف حدیث پر عمل

ضعیف حدیث جمہور محدثین اور فقہاء امت کے نزدیک فضائل اعمال وغیرہ میں مقبول ہے جبکہ آج کل نام کے اہل حدیث ضعیف حدیث کو موضوع کی طرح متروک اور ناقابل عمل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ بڑے بڑے محدثین نے اسکی قبولیت کی وضاحت فرمائی ہے۔ امام نووی شافعی (م ۶۷۶ھ) اور امام سناؤی شافعی (م ۹۰۲ھ) نے تحریر کیا ہے:-

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم: يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف ما لم يكن موضوعاً، وأما الأحكام كالحلال والحرام والبيع والنكارة والطلاق وغير ذلك فلا ي العمل فيها إلا بالحديث الصحيح والحسن إلا أن يكون في احتياط شيء من ذلك كما إذا ورد الحديث الضعيف بكرامة بعض البيوع أو الانكحة فإن المستحب أن يتذرع عنه ولكن لا يجب - (الاذكار ص ۷، القول البدج ۲۵۸)

ترجمہ: محدثین اور فقہاء کرام نے کہا ہے: فضائل اور ترغیب و ترهیب میں ضعیف حدیث پر عمل جائز اور مستحب ہے جب کہ وہ موضوع نہ ہو، لیکن حلال و حرام، خرید و فروخت، نکاح و طلاق وغیرہ کے احکام میں عمل نہیں کیا جائے گا۔ سوائے حدیث صحیح اور حسن کے، مگر ان احکام میں کسی چیز کے بارے میں احتیاط کے طور پر، جیسے کہ بعض خرید و فروخت یا نکاح کے بارے میں ضعیف حدیث آئی ہیں پس ان سے بچتا مستحب ہے لیکن واجب نہیں۔

اس طرح اور ائمہ نے مجھی ضعیف حدیث کے بارے زمی کارویہ اختیار کیا ہے۔ امام ابوالحسن جرجانی (م ۸۱۶ھ) فرماتے ہیں: يجوز عدد

العلماء التساهل في أسانيد الضعيف دون الموضوع من غير بيان
ضعفه في المواعظ والقصص وفضائل الأعمال، لا في الصفات الله
تعالى وأحكام العلال والحرام.

ترجمہ: علماء کے نزدیک ضعیف حدیث کی سندوں میں زمی جائز ہے، موضوع
میں نہیں بغیر اس کا ضعف بیان کرنے کے وعظ و نصیحت، واقعات اور فضائل
اعمال میں۔ اللہ کی صفات اور حلال و حرام میں (یہ زمی جائز) نہیں۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

يَعْمَلُ بِالْحَدِيثِ الْبَعْدِيِّ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ بِأَنْفَاقِ الْعُلَمَاءِ
(مرقات ۱۹۰/۳) فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جاتا ہے اس پر
علماء کا اتفاق ہے۔

فضائل اعمال اور فضائل وغیرہ میں بہت سے محدثین نے ضعیف
احادیث روایت کی ہیں اور بعد کے محدثین اور علماء و فقہاء نے اپنی تصانیف میں
ان کو درج کیا ہے اور ان سے استدلال کیا ہے۔ مثلاً علامہ ابن تیمیہ کو دیکھئے
انہوں نے الکم الطیب میں جواhadیث تحریر کی ہیں ان میں سے سانچھ ضعیف
حدیثیں شیخ البانی صاحب نے نکال دیں اور اس کا نام صحیح الکم الطیب رکھا۔
اب دو سوال ہیں (۱) کیا علامہ ابن تیمیہ اتنے بڑے محدث کو
ضعیف حدیثیں معلوم نہ تھیں؟ (۲) اگر ان کا ضعف معلوم تھا تو درج کیوں کیسیں؟
ظاہر ہے کہ ان احادیث کا ضعف معلوم تھا اور اس بارے میں ان کا
موقف بھی وہی تھا جو امام نووی اور امام سخاوی رحمہما اللہ نے تحریر فرمایا ہے۔

علامہ شمس الدین ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ
کے شاگرد

امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں احادیث کا
ضعف ذکر کرنے کے باوجود تحریر کیا ہے:

نصف شعبان کا روزہ رکھنا منع نہیں ہے کیونکہ ایام بیض (۱۳، ۱۲، ۱۵) کے روزوں میں سے ایک روزہ ہے جو ہر ماہ میں رکھے جاتے ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں) اور خصوصیات کے ساتھ شعبان کے روزے رکھنے کے بارے میں حکم وارد ہے۔ (لائف المعرف ۲۶۱)

اس کے بعد انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت تحریر کی ہے، اکثر نے ان کو ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ان احادیث میں سے بعض کو صحیح کہا ہے اور اپنی صحیح میں ان کو سند کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان ۲۷۰۷)

اسکے بعد علامہ ابن رجب حنبلی نے حضرت عائشہ، ابو موسیٰ اشعری اور عبد اللہ بن عمر و بن عباس کی روایت کردہ احادیث تحریر کی ہیں اور لکھتے ہیں:
ابن حبان نے اپنی صحیح میں تخریج کیا ہے حدیث معاذ کو مرفوعاً (نبی کریم ﷺ سے) (لائف المعرف ص ۲۶۱، ۲۶۲)

اسکے بعد حضرت عثمان بن ابی العاص کی حدیث مرفوع ذکر کی ہے پھر نوقل بکالی کی روایت لقل کی ہے، اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں:
شعبان کی پندرہویں رات شام کے تابعین خالد بن معدان، مکحول

اور لقمان بن عامر رضي الله عنه وغیرہ اس رات کی تعلیم کرتے تھے اور اس میں عبادت بڑی محنت سے کرتے تھے، ان حضرات سے لوگوں نے اس رات کی فضیلت اور عظمت حاصل کی۔۔۔

جب اور شہروں میں یہ بات مشہور ہوئی تو لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ جواز اور عدم جواز کی بحث کے بعد لکھتے ہیں:

مسجدوں میں جمع ہونا نماز پڑھنے، قصے بیان کرنے اور دعا کلیے مکروہ ہے، اور آدمی کا اکیلے نماز پڑھنا اس رات میں مکروہ نہیں ہے، یہ قول امام اہل شام اور ان کے فقیہہ عالم کا ہے **وَهُدًىٰ هُوَ الْأَقْرَبُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى** (اور یہی بات زیادہ قریب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا)

پہلے علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیلکل چل رہا تھا۔

پندرہویں شب شعبان کے بارے میں مزید روایات تحریر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

فَيَنْبُغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَفَرَّغَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَدُعَائِهِ بَغْفَرَانَ الذُّنُوبِ وَسْتِرِ الْعِيُوبِ وَتَفْرِيَجِ الْكَرُوبِ، وَإِنْ يَتَدْعَمْ
عَلَى ذَلِكَ التَّوْبَةُ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتُوبُ فِيهَا عَلَى مَنْ يَتُوبُ
ترجمہ: مومن کو چاہیے کہ وہ اس رات فارغ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کلیے
اور اس سے گناہوں کی معافی، عیبوں پر پردہ اور مشکلات کے حل کی دعا کے
لیے، اور اس سے پہلے گناہوں سے توبہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا
ہے اس رات میں جو اس سے توبہ کرے۔

اس کے بعد انہوں نے چار شعر بڑے مناسب حال میں تحریر کیے ہیں:

فَقِمْ لِلَّهِ لِلَّهِ النَّصْفُ الشَّرِيفُ مَصْلِحًا فَاشْرَفْ هَذَا الشَّهْرُ لِلَّهِ لِلَّهِ لِلَّهِ
فَكُمْ مَنْ فِي قَدْبَلَتِ النَّصْفِ غَلَقَلَا وَقَدْ لَسْخَتْ فِي النَّصْفِ صَحِيفَةَ حَتْفَه

فبادر بفعل الخير قبل اللقضائه وهاذر هجوم الموت فيه بصرفة
وصم يومها لله واحسن رجائه لتظفر عند الكرب منه بلطفة
ساجد میں اجتماعی شب بیداری کو بعض فقہاء حفیہ نے بھی مکروہ لکھا ہے:

نور الایضاح میں ہے: تدب احیاء لیالی العشر الاخیر من
رمضان واحیاء لیلۃ العمدین ولیالی عشر ذی الحجه ولیلة النصف
من شعبان، ویکرہ الاجتماع علی احیاء لیلة من هذه اللیالی فی
المساجد، (فصل فی تحیۃ المسجد وصلوة الضحی واحیاء اللیالی)
ترجمہ: رمضان کے عشرہ (دس) آخر کی راتوں کو زندہ رکھنا (عبادت و ذکر کرنا)
اور دونوں عیدوں کی راتوں کو اور ذوالحجہ کے عشرہ اول (پہلے دس دنوں) کی
راتوں اور نصف شعبان (پندرہویں) رات کو زندہ رکھنا مستحب ہے۔

اور ان راتوں میں سے کسی رات کو عبادت کیلئے مسجدوں میں جمع ہوتا
مکروہ ہے۔ نور الایضاح کی شرح مراثی الفلاح میں اسکی مزید تاوید موجود
ہے۔

اہل مکہ کا عمل

گزشتہ دور سے آج تک اہل مکہ شعبان کی پندرہویں رات عام مرداور
عورتیں مسجد حرام کی طرف نکلتے تو نماز (نفل) پڑھتے اور طواف کرتے، اور صبح
تک اپنی رات کو زندہ رکھتے، مسجد حرام میں قرآن پڑھتے یہاں تک کہ پورا قرآن
ختم کرتے اور نماز پڑھتے۔ اور وہ آدمی بھی ہوتے جو ان میں سے اس رات سو
رکعت اس طرح پڑھتے الحمد کے ساتھ دس بار قل ہوا اللہ احد پڑھتے۔ اور اس رات
آب زمزم لیتے اور پیتے اور اس سے غسل کرتے، اور اپنے پاس بیاروں کے لیے
محفوظ رکھتے، اور اس رات میں اس عمل سے برکت حاصل کرتے۔

اس رات کے بارے میں بہت سی حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔

(اخبار مکہ للامام ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق الفاکبی) من علماء القرن الثالث

الهجری

حضرت مجدد اور نصف شعبان

شیخ محمد سعید اور شیخ محمد معصوم رجمہما اللہ حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی تھیں کہ شب براءت کو حضرت مجدد قدس سرہ خلوت خانہ میں شب بیداری فرمائے ہے تھے کہ دو حصے رات گزری ہو گی یا کا یک مکان کے اندر تشریف لائے، میں مصلے پڑھتی ہوئی تسبیح پڑھ رہی تھی، میں نے دریافت کیا کہ آپ نے نماز تہجد ادا کر لی؟ فرمایا ابھی نہیں، چونکہ میں اپنے میں کسی قدرستی پاتا ہوں، اس لیے میرا دل چاہتا ہے کہ قدرے آرام کر کے تہجد کے واسطے اٹھوں، بعد اس کے ایک لحظہ خواب استراحت فرمائ کر اور پانی طلب کر کے وضو کیا، میری زبان سے لکھا، خدا جانے آج کی رات کس کا نام ورقہستی سے مٹایا گیا ہو گا، اور کس کا لکھا گیا ہو گا؟

آپ نے فرمایا: کہ تم از روئے شک و تردید میں کہتی ہو، کیا حال ہو گا اس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے کہ نام اس مٹادیا گیا۔
اس میں اشارہ اپنی جانب تھا۔

(وصال احمدی ص ۵)

علمائے اہل حدیث

اور

شببرائت

مولانا ابراہیم میر سیاکلوٹی لکھتے ہیں:-

محمد شین کا نہ ہب یہ ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث سے ثابت ہواں پر عمل بلا تردید کیا جائے۔ اور اس میں کسی دیگر کی مخالفت کا اندیشہ نہ کیا جائے۔ اور فضائل اعمال میں اگر کوئی حدیث ضعیف ہو یا اس کے طرق کی ایک ہوں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں تو اس میں بھی چند اس حرج نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رض مصطفیٰ شرح فارسی مؤطراً امام مالک میں فرماتے ہیں۔

سلف استنباط مسائل و فتاویٰ میں دو طرق پر تھے۔ ایک وہ کہ قرآن و حدیث اور آثار صحابہ کو جمع کر کے ان سے استنباط کرتے تھے۔ اور یہ طریقہ اصل راہ محمد شین کا ہے۔ (ص ۲)

اسی طرح شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خنفی مجموعہ المکاتیب والرسائل میں رسالہ نمبر ۱۱۰ اقامۃ المراسم میں فرماتے ہیں:-
محمد شین کا طریقہ منصوص پر عمل کرنے کا ہے جو صحیح روایت سے ثابت ہو۔ مع اس کے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔ خصوصاً جبکہ ان کے متعدد طرق ہوں۔ اور ایک دوسرے سے قوت پکڑ سکتی ہوں۔

علاوہ ازیں وہ محمد شین جنہوں نے یہ احادیث روایت کیں یا جنہوں نے اپنی تصانیف میں نصف شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت کے لیے ان احادیث کو تحریر فرمایا، کیا وہ سب ان کے ضعف سے بے خبر تھے؟ یہ ہیں چند محمد شین، ان کے نام ملاحظہ کیجئے:-

متوفی ۵۷۵ھ

۱۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی ابن مجہ

- ٢- امام ابو بکر عمرو بن ابو عاصم ضحاک شیبانی متوفی ٢٨٧ھ
- ٣- امام ابو بکر احمد علی بن سعید اموی مروزی متوفی ٢٩٢ھ
- ٤- امام ابو بکر احمد بن عمر و بصری عسکری متوفی ٢٩٢ھ
- ٥- امام ابو عسکری محمد بن عسکری بن سورہ ترمذی متوفی ٢٩٧ھ
- ٦- امام عمار الدین ابو الفداء اسماعیل بن احمد بن عمر بن کثیر قرشی دمشقی متوفی ٥٠٩ھ
- ٧- امام مجی النہ رکن الدین ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی متوفی ٥١٦ھ
- ٨- امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبد القوی منذری متوفی ٦٥٦ھ
- ٩- شیخ الاسلام ابو ذکر یانو ووی متوفی ٦٧٦ھ
- ١٠- امام شرف الدین عبد المؤمن خلف دمیاطی متوفی ٧٠٥ھ
- ١١- امام محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی متوفی ٧٣٧ھ
- ١٢- امام ابو بکر بن احمد بن الحسین نیہانی متوفی ٣٥٨ھ
- ١٣- امام ابو شجاع شیرودیہ بن شهردار دیلمی متوفی ٥٠٩ھ
- ١٤- امام زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد بن رجب حنفی متوفی ٩٥٧ھ
- ١٥- امام نور الدین علی بن ابو بکر پیغمبیری متوفی ٨٠٧ھ
- ١٦- امام شہاب الدین ابو الفضل بن ججر عقلانی متوفی ٨٥٢ھ
- ١٧- امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی متوفی ٩٠٢ھ
- ١٨- امام علاء الدین علی متقی بن حسام الدین هندی متوفی ٩٧٥ھ
- ١٩- امام ابو عبد اللہ محمد اسحاق الفاکی متوفی ٣٠٠ھ
- ٢٠- شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ١١٣٣ھ
- ٢١- امام عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی

امام اہل حدیث سید نواب صدیق حسن خان بھوپالی

شب برائت

برس بھر میں جتنے دن اور راتیں عمدہ ہیں ان کا بیان یہ ہے:
کہ سال میں پندرہ راتیں ہیں طالب آخرت کو ان سے غافل نہیں
ہوتا چاہیے وہ راتیں خیر کی راتیں، اور تجارت کی جگہیں ہیں، ورنہ پھر مراد کونہ
ہنچے گا۔

چھ راتیں رمضان کی جن میں سے تو پانچ آخر عشرے کی طاق راتیں ہیں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ان میں شب قدر کی خستجو کی جاتی ہے۔ اور ایک کا شب رمضان کی ہے جسکی صبح کو یوم الفرقان اور یوم الْتَّقْوَیْنِ الجماعت ہوا تھا، اسی روز میں جنگ بد رہوئی تھی۔

ابن الزبیر نے کہا کہ یہ رات شب قدر کی ہے۔ باقی نوراتیں یہ ہیں:

(۱) شب غرہ محرم (۲) شب عاشوراء (۳) شب اول ماہ رجب (۴) ۵ ارجب
 (۵) ۷ رجب اس رات میں معراج ہوئی تھی، لیکن اس رات کی نماز جس کو لیلۃ
 الرغائب کہتے ہیں، بدعت ہے، سنت سے ثابت نہیں ہے۔ (۶) ۱۵ شعبان
 سلف اس رات میں نمازوں کی پڑھتے تھے (۷) شب عرفہ، (۸) شب ہشتم، نهم

باقی رہے دن سال تمام کے، سوانحیں دن ہیں جن میں وظائف کا پیاپے پڑھنا مستحب ہے۔ ایک عرفہ دوم عاشوراء سوم ۷۲رجب، چہارم دن ۷۸ ارمضان کا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پنجم دن ۱۵ شعبان کا، ششم جمعہ کاروز، ہفتہ عید کا دن اور دس دن ذی الحجه کے، ان کو ایام معلومات کہتے ہیں اور چونکہ عرفہ پہلے گزر چکا ہے تو یہ نوروز ہوئے اور تین دن امامتشر لق کے گیارہ، بارہ، تیرہ،

ان ایام کو معدودات کہتے ہیں۔

(عمارہ الاقات ص ۲۶ مصنفہ سید نواب صدیق حسن خان بھوپالی) بھوپالی

مشہور اہل حدیث عالم علامہ وحید الزمال اور

شب براءت

باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان

شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت

یہ رات بھی متبرک ہے اور اس کی فضیلت میں کئی احادیث میں وارد ہوئیں ہیں، گوان کے اسناد میں ضعف ہے، بعض روایتوں میں ہے کہ یہ رات جائزہ کی ہے، سال بھر جو کچھ ہوتا ہے جینا، مرنا، پیدا ہونا سب اس رات کو لکھ دیا جاتا ہے، بہر حال اس رات کو عبادت اور ذکر الہی کرنا چاہیے۔

افسوس ہے جاہلوں نے اس کے بدل یہ کالا ہے کہ اس رات کو آتش بازی چھوڑتے ہیں، جو محض اسراف (فضول خرچی) اور حرام ہے، اور بعضے طوہ پکا کر مردوں کے فاتحہ دیتے ہیں، اور دکن میں پلاو پکاتے ہیں۔ ان باتوں کی شریعت سے کوئی اصل نہیں ہے، اور جو فعل شریعت سے ثابت نہ ہو وہ مردود ہے، شب براءت کا طوہ اور عید کی سنویاں اور آخری چہارشنبہ کی گھونگیاں یہ سب واهیات (فضول) ہیں۔

عَنْ عَلَيٰ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الْمُنَذَّرُونَ لِلْيَوْمِ الْمُنْتَهَىٰ فِيهِ الْغُرُوبُ وَالشُّبْرَىٰ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا يَغْتَلُ الْأَمِنَ فَإِنَّمَا يَغْتَلُهُ الْمُغْتَلُ فَأَغْفِرُ لَهُ الْأَمِنُ مَسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقُهُ الْأَمِنُ مُبْتَلٌ فَأَعْفَقُهُ الْأَكْذَلُ— حَتَّىٰ يَطْلُمُ الْفَجُورُ۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتا اس میں عبادت کرو اور اس دن کا روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس رات نزول فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف آفتاب غروب ہوتے ہی، پس فرماتا ہے: کوئی ہے جو بخشش چاہتا ہو۔ مجھ سے کہ میں اس کو بخش دوں، کوئی ہے جو روزی مانگتا ہو۔ مجھ سے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کوئی بیمار ہے کہ میں صحت عطا کر دوں، کوئی ایسا ہے؟ کوئی ایسا ہے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صحیح طلوع ہو۔

ف: یعنی پندرہویں تاریخ کی بعض اگلے بزرگوں سے منقول ہے کہ وہ شب براءت میں یہ دعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَا
اَللَّهُمَّ اتُّوْمَعَافَ كَرَنَّ كَوْنَدَ كَرَنَّا
کو معاف کر دے!

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود سے یہ دعا منقول ہے:

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا أَشْيَاءً فَامْحُهُ، وَأَكْتَبْنَا سُعَداً وَإِنْ
كُنْتَ كَتَبْتَنَا سُعَداً فَالْبُتْنَا، فَإِنَّكَ تَمْهُو أَمَّ تَشَاءُ وَعِنْدَكَ أَمْ
الْكِتَابِ

ترجمہ: اے اللہ! تو نے ہمیں بد بختوں میں لکھا ہے تو اس کو مٹا دے، اور اپنے نیک بندوں میں لکھ دے، اور اگر تو نے نیک بندوں میں لکھا ہے تو اسے باقی رکھ، سو بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور تیرے ہی پاس اصل لکھا ہوا ہے۔
(رفع الحجامة عن سن این مجاہر ۳۶۹، ۳۷۰)

۱۔ ۲۔ دعا کا ترجمہ علامہ حیدر احمد صاحب نے نہیں کیا تھا۔ یہ ترجمہ مرجب نے کیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

فضائل شعبان



حضرت علامہ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیاکوٹی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ

ماہ شعبان کے فضائل بعض تصحیح مدرسون سے ثابت ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جن کی متعلّمہ احادیث ضعیف ہیں۔ اور بعض سخت منکر ہیں۔ ہم اس رسالہ میں بنیاد کار تو صحیح احادیث پر رکھیں گے، لیکن اگر کوئی ضعیف بھی ذکر کریں گے تو ختن تائید کے لیے جس کی اپنی مالکت بھی ایسی نہ ہوگی جسے محمد میں نے بالاتفاق منکر و موضوع قرار دیا ہو، مگر اس کا حوال ذکر کر کے۔ داہلہ ولی التوفیق۔

احکامِ شرعیت کے درجے

چونکہ احکامِ شرعیت کا پوجھہ اولادِ آدم پر ہے۔ اور بنی آدم با غیار استعداد و قابلیت کے اور بمحاذ کار و بارہ اور اشغال کے اور ازہر دئے حالاتِ شخصیہ کے مختلف درجات و حالات پر ہیں۔ اس لیے شرعیتِ اسلامی کے احکام بھی دو درجہ پر رکھے گئے ہیں۔ یعنی فرائض اور نوافل۔

فرائض [فرائض کا نصاب توبہ پر لازم ہے جو سب کو ان آداب و شرائط سے جو قرآن و حدیث میں مفصل مذکور ہیں، ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور بغیر ان کی ادائیگی کے عاقبت میں نجات کا وعدہ نہیں ہے۔ لیکن نوافل کی ادائیگی اور ترک میں درجات متفاوت ہو جاتے ہیں،

آنحضرتؐ کی اسی نقطہ خیال سے آنحضرتؐ فرقہ کے علاوہ نظری سبادت میں بھی ریاست سبادت نہایت کو شش کرتے تھے۔ وہ ریاست خواہ نماز کی صورت میں ہر یار و زہ کی صورت میں، یا جہاد کی صورت میں، یا تبلیغ دعوت و ارشاد کی صورت میں، سب میں نہایت درجے کے ریاست کر کش تھے۔

اس نہر سے پہلا نیز لعنی نمبر ۵ ریاضت "بیوورت نماز" کے بیان میں تواریخ
یہ نہ لعنی نمبر ۶ ریاضت "بیووتِ روزہ" کے بیان میں ہے۔ اب ماجہ میں حدیث ہے
کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے، اور حبم کی زکوٰۃ روزہ ہے
(مشکوٰۃ م۱۴) رمضان شریعت کے روزے تو فرض ہیں اور ریاتی تمام آیام کے تعلیم ہیں۔
آپ نفلی روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے چونکہ آپ نفلی روزے سب مہینوں
سے زیادہ شعبان میں رکھتے تھے اگر یہ اس رسالہ کا نام فضائل شعبان رکھا
گیا ہے۔

فضائل شعبان | آم المؤمن حضرت عالیہ مبارکہؐ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا کہ کسی ہبینے کے سارے روزے کے ہل سوانے رمضان کے۔ اور شعبان سے زیادہ روزے کسی دیگر ماہ میں رکھتے بھی نہیں دیکھا۔
رواہ السنۃ (تیر المصل جلد اول ص ۳۵۳)

۱۲- اسی طرح امّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو مہینہ دیکھا کہ مٹائے شعبان اور رمضان کے، ویکھر مہینوں میں دو ماہ پہلے دارچپے روزے رکھتے ہوں۔ (رواہ اصحاب السنن (تیریخ الامّوں جلد ۱، ص ۳۵۲)

ان احادیث سے واضح ہے کہ آنحضرت مُصطفیٰ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلٰیہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہ سب مینوں سے

زیادہ شعبان میں رکھتے تھے۔ علاوہ برائی ہر مہینہ میں تین روزے ایام بیض کے
محی رکھتے تھے۔

اس کی وجہ آنحضرتؐ کے پیارے حضرت اسامہ بن نبیؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے آپ کو دوسرے مہینوں میں شعبان کے برابر (نفل) روزے مذکوٰت میں دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وہ مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے۔ لوگ اس سے غافل ہیں، اور یہ الیام مہینہ ہے جس میں اللہ رب العالمین کی طرف لوگوں کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں۔ پس میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا

۱۔ آنحضرت ملی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سب ازدواجِ مطہرات سے محبت تھی لیکن ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اس بارے میں خاص خصوصیت حاصل تھی۔ اسی طرح ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ تھی

جالی صورت اور کمال عقل میں متاز تھیں۔ چنانچہ ابن حجر^{۱۳} اسا یہ میں فرماتے ہیں:-
وَكَانَتْ أَقْرَبُ سَلْمَةَ مَوْصُوفَتِهِ بِالْجَمَالِ الْبَارِعِ وَالْعُقْلِ الْبَالِغِ وَالْتَّرَائِي
القتاب (زجلہ هشتم ۸۸۸) یعنی حضرت ام سلمہؓ فوقیتِ جال اور کمال عقل اور
درستی رائے سے موصوف تھیں۔ جو لوگ انحضرتؓ کی کثیر الاز دوامی پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ ذرا
معنی کر دیں کہ دو ماہ تک، سو ماں آٹ کی شدت ریاضت کی کیسی شہادت دیتی ہیں۔

اشاعت و تقویتِ دین کے لیئے تھے جس کی تعییل کا یہ موضع ہیں ہے۔ ۲۰۱۳-۱۵ اکتوبر تاریخ کو کہتے ہیں جن میں دن رات برابر روشن ہے:- ایام بعض کے تین دن ہر مہینے کی

2

مرتبے ہیں - ۱۲امنہ۔

عمل ایسی حالت میں مرفوع ہو کہ اس وقت میں روزہ دار ہوں۔

(رواہ النانی (تیسیرالوصول جلد ۱: ص ۳۵۳)

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک شعبان کی ایک خاص فضیلت ہے۔

دیگر وجہ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت میں بِرَحْمَةِ اللّٰهِ بُرَأْتُ میں کو وور کرنے والی ہے۔ آنحضرتؐ سے پیشتر اور آپ کے شروع وقت میں بھی عرب میں ڈاکہ زندگی اور رامزنی کا عام رواج تھا۔ لیکن باوجودِ داس کے وہ اسہر حرام میں عام طور پر ڈاکہ سے باندھتے تھے۔ اسہر حرام چار ہیں:

۱- ذیقعدہ ۲- ذی الحجه ۳- محرم تینوں متواترہ اور چوتھا رجب

پس جب وہ رجب میں بوجہِ داس کے اسہر حرام میں سے ہونے کے رہنمی سے باز رہتے تھے، تو رجب کے گزر جاتے کے بعد ماہ شعبان میں اس غرق کیلئے مک میں ہر طرف منتشر ہو جاتے تھے۔ اس لیئے اس ہمینے کا نام "شعبان" پڑا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:-

وَسَيِّئَ شَعْبَانَ لِشَعْبِهِمْ فِي طَلَبِ الْمِيَاهِ أَوْ فِي
الْغَارَاتِ يَعْدَكَنْ يَخْرُجُ شَهْرُ رَجَبِ الْحَرَامِ وَهَذَا
أَوْلَى مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ وَقِيلَ فِيهِ عَيْرُ ذِلِكَ

(فتح الباری مطبوعہ دہلی جزء وہشتم ص ۲۹۶)

لہ۔ یعنی پانی کی طلب میں نکلنے والی وجہ کی نسبت غارت گری کے لیئے نکلنے کی وجہ تیادہ اولیٰ ہے۔ ۱۲

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک کی اس بدعات کے دور کرنے کے لیے اس مہینے میں بجائے ڈالکہ ڈالنے کے روزہ رکھنے کی سنت قائم کی جس میں ترکِ مع، ضبطِ نفس اور فاقہ کشی کی ریاضت ہے، جس سے فارغگری وغیرہ ظلم و تعددی کی عادتیں خود بخوبی حمچوٹ جاتی ہیں۔

مسئلہ : بعض لوگ شعبان کی آخری تاریخ کو روزہ رکھتے ہیں۔ اس خیال سے کہ شاید یہ رمضان کی پہلی تاریخ ہو۔ یادہ اُس کو رمضان شریف کی آمد کی سلامی گدانتے ہیں کوئی دینی امر خواہ اعتقد می ہو خواہ عملی، اُس میں یقین ہونا چاہیتے ہیں۔ شک میں یقین قلبی اور اطمینان غاطر نہیں تو وہ اعتقد یا عمل کیا ہوا؟

چنانچہ جامع ترمذی میں حضرت عمر بن یاسر رضی اللہ عنہ مصائبی کا قول ہے کہ جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا، اُس نے ابوالقاسمؓ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

یہ رمضان شریف کی آمد کی سلامی کے روزے کی بابت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف سے ایک دن یادو دین پیشتر روزہ نہ رکھو۔ مگر اس صورت میں کہ کوئی شخص (شعبان میں) روزے رکھتا آیا ہو، اور وہ ایک یا دو دن آن روزوں میں آجائی۔ (ترمذی)

لئے، ابوالقاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیتی ہے: قاسم آپ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام ہے جو صغری سنبھل میں فوت ہو گئے۔ ۱۲ منہ

لئے، ترمذی کتاب الصوم ص ۷ جلد اول ۱۲.

لئے، ترمذی جلد اول ص ۹، ۱۲ منہ

فضیلتِ لصف شعبان

قرآن شریف میں سورہ دخان میں جو فرمایا ۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ يَعْلَمُهُمْ نَزَّلْنَاهُ مِنْ قُرْآنٍ شَرِيفٍ كَوْنَتْ بَرَكَتُهُ وَاللَّهُ
رَأَتِ الْمُجْرِمُونَ مِنْ أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ - (۲۵)

اس کی نسبت بعض مفسرین عکرمہ وغیرہ کا قول ہے کہ اس سے نعمت شaban
کی رات مراد ہے لیکن مجہود مفسرین اور محدثین اس کی تردید کر کے لکھتے ہیں کہ اس رات
سے مراد لیلۃ القدر ہے جس میں قرآن شرعاً بروح محفوظ سے نقل ہو کر آسمان دُنیا
پر آیا۔ چنانچہ سورۃ قدر پارہ ۲۰۹ میں فرمایا۔

”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِعِنْيِهِمْ نَّزَّلَ قُرْآنَ شَرِيفٍ كَوْلِيلٍ الْقَدْرِيِّينَ
اتَّالَّهُ هُنَّ اُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يَرُوُا مِثْلَهُ مِنْ قَبْلِهِ وَلَا سَارَ بَعْدَهُ
أَتَالَّهُ هُنَّ الْمُفْلِحُونَ“ اور سورہ بقرہ میں فرمایا:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
یعنی روزوں کا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن شریف اُتارا گیا۔
ان دوں آیتوں کو ملانے سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن شریف لیلۃ القدر میں آتا
گیا۔ اور لیلۃ القدر رمضان شریف میں ہے۔

۱) اس کی تائید میں صحیحین وغیرہما کی احادیث بھی زیرِ تظر فہریں جن میں یہ مذکور ہے کہ تم لیلۃ القدر کو رمضان کے پچھے دہکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ پس سورۃ دفالن میں فی لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ سے فی لَيْلَةٍ الْقَدْرِ ہی مراد ہے۔ اور پس۔

۲، حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں، ایک رات آنحضرتؐ اُٹھے اور نماز پڑھنے لگے تو آپؐ کا سجدہ بہت لمبا ہو گیا۔ میں نے گمان کیا کہ آپ قبض ہو گئے جب میں نے آپؐ کو اس عالت میں دیکھا تو میں ابھی اور آپؐ کا انگوٹھا (پکڑ کر) ہلایا۔ آپ ہم تو میں والپس آگئی۔ پس میں نے آپؐ کو سجدے کی عالت میں یہ کہتے سنا۔

آعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ آعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخْطِكَ وَ
آعُوذُ بِكَ مِنْكَ إِلَيْكَ لَا أُحْصِي شَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا

آثِیَتْ عَلَیٰ نَفْسِكَ ۱۲

یعنی خداوندؐ! میں تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں۔ ساتھ تیری رضامندی کے تیری خنگی سے، اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری ذات کے تجھ سے اور (بجاگ کس تیری ہی طرف داتا ہوں) میں تیری شاء تجوہ پر گنہوں سکتا۔ تو دیسا ہے جیسی تو نے خود اپنی فات کی شاکی۔

(اس کے بعد جب آپؐ نے سجدے سے سراٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا، یا عالیٰ اللہ، یا حمیرا (لارڈی) کیا تو نے گمان کیا کہ میں نے تیری حق تلفی کی، میں نے عرض کیا، نہیں۔ خدا کی قسم اے خدا کے رسول (ایسا خیال نہیں تھا)، لیکن آپؐ کی سجدہ کی درازی سے مجھے گمان گزرا کہ آپ قبض ہو گئے ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا کیا تو جانتی ہے کہ آج کون سی رات ہے میں نے عرض کیا، خدا اور خدا کا رسول میہر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ لصفت شعبان کی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنے بندوں پر نظر کرتا ہے، تو خشش ملنگئے والوں کو نجستا ہے۔ اور حمت

له حضرت عائشہؓ کے گورے رنگ کی وجہ سے حمیرا بھی کہتے تھے یعنی لارڈی ۱۲ سنے ہے

طلب کرنے والوں پر رحمت کرتا ہے۔ اور ایں کیونہ کو جھوٹ دیتا ہے جس طرح کہ وہ
ہوتے ہیں۔

۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نصف شب شعبان کی رات کو اپنی سب مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے پس سب خلقت کے گناہ معاف کر دیتا ہے سولتے مشترک کے اور کینہ ور کے نئے۔

یہی مصنفوں جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ہے، حضرت ابو موسیٰ الشعراًی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اور وہ حضرت معاذ و والی حدیث سے قوت پکڑ سکتی ہے۔

لہ: ترغیب و تہذیب للہ ذریٰ بر عاشیر مشکوہ م ۸، امام مفتخری جنے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا:- اس حدیث کو امام یہ تھیؐ نے علاد بن عارش کے طبق سے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ اور کہا کہ یہ "مرسل جید" ہے۔ یعنی علام نے حضرت عائشہؓ سے ملتا ہے۔

ام مندرجی نے اس حدیث کو ترجیب و تہمیب ہی میں دوسرے مقام پر ”باب الہاجہ“^{۲۲۵} میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اختصار ہے کہ علامہ نے یہ حدیث مکھول سے لی ہے، یہ عاجز محمد ابراہیم میر سیاکوٹی کہتا ہے کہ روایت مکھول کے واسطے سے کیا ایک دیگر صحابہؓ سے بھی مرزا ہے۔ مثلاً کثیر بن مرہؓ، اور ابواللعلیؓ سے (دیکھو ترجیب و تہمیب میر^{۲۲۶}).

گویا یہ طرق مرسل ہیں بلکن دیگر مختلف صحابہؓ سے مروی ہونے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ
یہ مسئلہ بے بنیاد نہیں ہے۔ خصوصاً حضرت معاذؓ کی حدیث کو ملحوظ رکھنے سے جو اس کے بعد
بزرگ پور درج کی ہے صاف کس پانے ہے۔ ۱۶ منہ

لہ۔ امام مندرجیؒ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہا "روایت کیا اس کو طلبانی نے اوسط میں اور ابن جان نے اپنی صحیح میں، اور بیہقیؒ نے حضرت ابو یکمہ صدیقؑ کی حدیث سے اسی حرج ساتھا لیسی اسناد کے جس میں کوئی بنت نہیں۔ ۱۲ منہ

نصف شعبان کا روزہ | نصف شعبان کا روزہ رکھنے کی بابت سوابے حضرت

علیؑ کی روایت کے اور کوئی روایت نہیں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ۔

”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم اس میں قیام کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھو، کیونکہ اس میں مغرب کے وقت پہلے آسمان پر خدا تعالیٰ رکی علیٰ، کا نزول ہوتا ہے۔ تو مذا تعالیٰ فرماتا ہے، کیا کوئی بخشش ملنگے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں؟ کیا کوئی رزق ملنگے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا کوئی مبتلاستے (معیت) ہے کہ میں اسے عافیت دوں؟ کیا کوئی الیسا ہے؟ کیا کوئی الیسا ہے؟ خدا تعالیٰ اسی طرح فرماتا رہتا ہے حتیٰ کہ فخر ہو جاتی ہے۔“ (ابن ماجہ متا)

لیکن خاص اس روایت کے روایوں میں سے ایک راوی ابن عابی سبرہ ہے جسے امام احمد نے جوئی حدیث میں بنانے والا قرار دیا ہے اور امام بخاری وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے اور امام انسانی نے کہا متروک ہے۔

اس روایت کے مقابلہ میں ایک اور روایت ہے جسے امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب نصف شعبان باقی رہ جلتے تو روزہ نہ رکھو۔

اماً ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ اور اس کے معنے بعض اہل علم سے یہ بتانے میں کوئی شخص (شعبان کے نصف اول میں تو) روزے سے نہ رکھتے، لیکن جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ جائیں تو صفائی کی وجہ سے روزے سے رکھنے

شروع کر دے اس بات منع ہے) جیسے حضرت ابو ہریرہؓ ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پیشتر روزے نہ رکھو۔ (الحمدیث، ظاہر ہے کہ یہ روایت حضرت علیؓ والی روایت کے معارض نہیں ہے بلکہ اس میں نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی مخالفت ہے۔ اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے۔ میں خاص نصف شبغان والے دن کے روزے کا حکم ہے۔

دیگر گیری کہ مخالفت والی حدیث میں علتِ رمضان کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے۔ اور حضرت علیؓ والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی فضیلت محفوظ ہے پس ہر دو احادیث اپنے اپنے موقع پر ہیں۔

دیگر احادیث | ۱- حضرت عائشہؓ سے مردی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اس رات میں یعنی نصف شبغان کی رات میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے پوچھا حضرت کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ:-

- ۱- اس میں لکھا جاتا ہے، ہر سچے بنی آدم کا جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہو۔
- ۲- اس میں لکھا جاتا ہے، ہر شخص بنی آدم میں سے جو اس سال مرنے والا ہے۔ اور اس میں ان کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں۔ اور
- ۳- اس میں ان کے رزق اُرتتے ہیں۔ (الحمدیث)

۱- دیکھو اسی رسالہ کا ص ۵۲۵ نمبر ۲- حضرت علیؓ والی روایت پرجو جمع ہے وہ بحال

فود ہے۔ اس جگہ دونوں حدیثوں کے مبنیوں میں جو تعارض کا دہم پڑ سکتا ہے اس کو رفع کیا ہے۔

۲- مشکوہ مٹا

۲۔ امام بہقی نے حضرت عالیہؑ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جیرائل نے اکرڈ کیا کہ یہ رات نصف شعبان کی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ دوزخ سے اتنے لوگ آزاد کرتا ہے جتنے قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بال ہیں۔ (لیکن) خدا تعالیٰ اس رات میں تظریح نہیں کرتا طرف مشرق کی۔ اور نہ طرف کینہ دوز کی۔ اور رشتہ داری کے پیوند کو قطع کرنے والے کی طرف۔ اور نہ (مکبرہ ہے) اپنا تہبند یا پاجامہ ٹھنڈوں سے نیچے ٹسکانے والے کی طرف۔ اور نہ اپنے ماں باپ کے ستانے والے کی طرف اور نہ شراب لذتی پرستی کرنے والے کی طرف۔

ایک روایت میں قاتل نفس کا بھی ذکر آیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ شب براٹ میں اس شخص کی طرف بھی نہیں دیکھتا۔ جس نے کسی بے گناہ کو قتل کیا ہو۔

خلاصہ الباب

محمدین کا ذہب یہ ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث سے ثابت ہو اس پر عمل بلا تردود کیا جائے۔ اور اس میں کسی دیگر کی مخالفت کا اندریشہ نہ کیا جائے۔ اور فضائل اعمال میں اگر کوئی حدیث ضعیف ہو یا اس کے طریق کی ایک ہوں جو ایک دوسرے کی تائید کرنے میں تو اس میں بھی چند اس حرج نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ الرحمٰن فی نصیفۃ الرحمٰن فارسی موطاً امام مالکؓ میں فرماتے ہیں۔

سلف استنباطِ مسائلِ دفتاوی میں دو طریق پر تھے۔ ایک وہ کہ قرآن و

۱۔ ترییب و تزییب مطبوعہ بر ماشیہ مشکوہ ص ۱۶۹

۲۔ ترییب و تزییب ش ۲۵ قائلِ متذمّری رواد حمد من عبده مشہب بن نعیم باسادیین ص ۲۷

حدیث اور آثارِ صحابہؓ کو جمع کر کے ان ساختناط کرنے تھے۔ اور یہ طریقہ اصل راہِ محدثین کا ہے۔ (ص ۳)

اسی طرح شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ ختنیٰ مجموعہ المکاتیب والرسائل میں رسالہ نبیرؐ ایاقامۃ المراسمؐ میں فرماتے ہیں:-

محدثین کا طریقہ منسوس پر عمل کرنے کا ہے جو صحیح روایت سے ثابت ہو۔
میں اس کے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔ خصوصاً
جیکہ ان کے متعدد طرق ہوں۔ اور ایک دوسرے سے قوت پکڑ سکتی ہوں۔
پھر اس سے تھوڑا آگے فرماتے ہیں :-

اور عہتوں کے دلنوں کی اور مہینوں کی اور رات اور دن کے ادوات کی اثر
مازیں محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ہوئیں، بلکہ جواہادیث و آثارہ ان کے
متعلق واروہیں وہ موصوع و باطل ثابت ہوئی ہیں۔ اور

ماز رعائیں ا جو ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو مخصوص طریقہ سے ادا کی جاتی
ہے۔ اور مشارع میں مشہور و معروف ہے، محدثین کے نزدیک اسی قبل سے بے
(یعنی موضع و باطل ہے) اور وہ اس سے منع کرنے اور اس کی بُلائی بیان کرنے میں
ہمایت انکار کرتے ہیں۔ اور جو حدیث کہ اس کی بابت نقل کی جاتی ہے مطعون ہے۔

اور وہ مازیں جو لفظ شعبان میں کہ اس کو شب برات کہتے ہیں اور رونہ
عاشرہ میں اور مثل ان کی ادا کی جاتی ہیں، ان کا بھی یہی حکم ہے۔ اور شب برات میں
سوائے قیام میں اور درازی سجدہ کے جو مسنون دعاء کے ساتھ ہے اور زیارت قبور
کے اور اہل قبور کے لیے دعائے بخشش مانگنے کے اور عاشورہ اکے دن سوائے

اس کے روزے کے اور اپنے اہل پرتوسیع طعام کے کچھی ثابت نہیں۔ اور توسعہ طعام کی احادیث بھی ضعیف ہیں اور ان کے تعدد طرق سے اس لعasan کی تلافی ہو جاتی ہے۔ (ص ۵۹، ۶۰)

ہدایت

ہم نے شعبان اور شب برات کے متعلق صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کر دیا ہے۔ اتباعِ سنت کا شوق رکھنے والے سنتِ بنویہ کو مصبوطی سے پکڑ لیں۔ لیکن آتش بازی اور ملائی لوگوں کا حلوہ مانڈہ اور ختم پر طعام، سو یہ سب کچھے اصل ہے۔ ان سے باز رہیں۔

وَاللّٰهُ الْهَادِيُ

بندہ ضعیف

محمد ابراهیم میر سیاں کوٹی

۱۳۸۷ء قبل از جمعہ

حدیث نصف شعبان کی رات

پر

شیخ محمد ناصر الدین البانی

کی

تحفہ بیوق

ساقع في ليلة النصف :

١١٤٤ - (يطئِم الله تبارك وتعالى إلى خلقه ليلة النصف من شعبان ، فينفر الجميع خلقه ، إلا لشرك أو مشاحن) .

حدث صحيح ، روي عن جماعة من الصحابة من طرق مختلفة بشد بعضها بعضاً ، ومم معاذ بن جبل ، وأبو نعمة الأشجعي ، وعبد الله بن عمرو ، وأبي موسى الأشعري ، وأبي هريرة ، وأبي بكر الصديق ، وعوف بن مالك ، وعائشة .

١ - أما حديث معاذ ، فирويه مكحول عن مالك بن يخامر عنه مرفوعاً به . أخرجه ابن أبي عاصم في « السنة » رقم (٥١٢ - تحقيق) : ثنا هشام بن خالد : ثنا أبو خليد عتبة بن حداد عن الأوزاعي وابن ثوبان [عن أبيه] عن مكحول به .

ومن هذا الوجه أخرجه ابن حبان (١٩٨٠) وأبو الحسن الفزوفي في « الأمالي » (٤/٢) وأبو محمد الجوهري في « المجلس السابع » (٣/٢) ومحمد بن سليمان الربيعي في « جزء من حديثه » (١/٢١٧ و ١/٢١٨) وأبو القاسم الحسني في « الأمالي » (١/١٢) والبيهقي في « شب الإيمان » (٢/٢٨٨) وابن عساكر في « التاريخ » (١٥/٣٠٢) وللحافظ عبد الغني المقدسي في « الثالث والستين من تخريجه » (٤٤/٢) وابن الحب في « صفات رب العالمين » (٧/٢) و « قال : قال الذي : مكحول لم بلق مالك بن يخامر » .

قلت : ولو لا ذلك لكان الإسناد حسناً ، فإن رجاله موثوقون ، وقال الميشني في « بجمع الزوائد » (٨/٦٥) :

« رواه الطبراني في « الكبير » و « الأوسط » و « رجالها ثقات » .

٢ - وأما حديث أبي نعمة ، فيرويه الأحوص بن حكيم عن مهاجر بن حبيب عنه .

أخرجه ابن أبي عاصم (ق ٤٢ - ٤٣) ومحمد بن عثمان بن أبي شيبة في « العرش » (٢/١١٨) وأبو القاسم الأزجبي في « حدبه » (١/٦٢) واللالكائي في « السنة » (٩٩/١ - ١٠٠) وكذا الطبراني كما في « المجمع » وقال :

« والأحوص بن حكيم ضيف » .

وذكر المنذري في « الترغيب » (٣/٢٨٣) أن الطبراني والبيهقي أبنا

أخرجه عن مكحول عن أبي شبلة ، وقال البيهقي :

١ - وهو ين مكحول وأبي شبلة مرسل جيد ، .

٢ - وأما حديث عبدالله بن عمرو فiroيه ابن لميعة : حدثنا حبي بن عبد الله عن أبي عبد الرحمن الجبلي عنه .

أخرجه أحمد (رقم ٦٦٤٢) .

قلت : وهذا إسناد لا بأس به في المتابعات والثوادر ، قال الميشي :

٣ - وابن لميعة لين الحديث ، وبقية رجاله وتفوا ، .

وقال الحافظ المنذري (٣ / ٢٨٣) :

٤ - وإناده لين ، .

قلت : لكن تابعه رشدين بن سعد بن حبي به .

أخرجه ابن حيوه في « حديث » . (٣ / ١٠) فالحديث حسن .

٥ - وأما حديث أبي موسى ، فiroيه ابن لميعة أباً عن الزبير بن سليم عن الصحاك بن عبد الرحمن عن أبيه قال : سمعت أبي موسى عن النبي صلوات الله عليه وآله وسلامه نحوه .

أخرجه ابن ماجه (١٣٩٠) وابن أبي عامر واللالكتاني .

قلت : وهذا إسناد ضيف من أجل ابن لميعة . عبد الرحمن وهو ابن عرب والد الصحاك عجهول . وأسقطه ابن ماجه في رواية له عن ابن لميعة .

٦ - وأما حديث أبي هريرة ، فiroيه هشام بن عبد الرحمن عن الأعمش عن أبي صالح عنه مرفوعاً بلفظ :

« إذا كان ليلة النصف من شعبان يغفر الله لعباده إلا لشرك أو منافق » .

أخرجه البزار في « مسنده » (ص ٢٤٥ - زوانده) . قال الميشي :

« وهشام بن عبد الرحمن لم أعرفه ، وبقية رجاله ثقات » .

٧ - وأما حديث أبي بكر الصديق ، فiroيه عبد الملك بن عبد الملائكة عن مصعب بن أبي ذئب عن القاسم بن محمد عن أبيه أو عمه عنه .

أخرجه البزار أباً وابن خزيمة في « التوحيد » (ص ٩٠) وابن أبي عاصم واللالكتاني في « السنة » (١ / ٩٩) وأبو نعيم في « أخبار أسباط » (٢ / ٢) والبيهقي كما في « الترغيب » (٣ / ٢٨٣) وقال :

، لا بأس بإسناده ، !

وقال الميئسي :

وأَعْبُدُ الْمَلِكَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ ذَكْرَهُ أَبْنَى حَاتِمَ فِي « الْجَرْحِ وَالْمَدْبُلِ »
وَلَمْ يَضْعُفْهُ . وَبَقِيَةُ رِجَالِهِ ثَقَاتٌ ، ١

كذا قالا ، وعبد الملك هذا قال البخاري : « في حديثه نظر ، »
يريد هذا الحديث كما في « الميزن » .

٧ — وأما حديث عوف بن مالك ، فهو فيه ، ابن لميضة عن عبد الرحمن
ابن أنعم عن عبادة بن النبي عن كثير بن مرة عنه .

آخرجه أبو محمد الجوهري في « المجلس السابع » ، والبزار في « مسنده »
(ص ٢٤٥) وقال :

« إسناده ضعيف » .

قلت : وعلته عبد الرحمن هذا ، وبه أعلم الميئسي فقال :
ووتقه أحمد بن صالح ، وضعفه جمهور الأئمة ، وابن لميضة لين ، وبقية
رجاله ثقات .

قلت : وخالفه مكحول فرواه عن كثير بن مرة عن النبي ﷺ مرسلًا .
رواه البيهقي وقال :

« هذا مرسل جيد ، » . كما قال النثري .

وآخرجه اللالكاني (١ / ١٠٢ / ١) عن عطاء بن بسّار ومكحول
والفضل بن فضالة بأسانيد مختلفة عنهم موقوفاً عليهم ، ومثل ذلك في حكم المرفوع ؛
لأنه لا يقال بمجرد الرأي . وقد قال الحافظ ابن رجب في « لطائف المعارف »
(ص ١٤٣) :

« وفي فضل ليلة نصف شعبان أحاديث متعددة ، وقد اختلف فيها ،
فضعنها الأكثرون ، وصحح ابن حبان بعضها ، وخرجه في « صحبيه » ، ومن
أمثلها حديث عائشة قالت : فقدت النبي ﷺ ... ، الحديث .

٨ — وأما حديث عائشة ، فهو في حجاج عن مجبي بن أبي كثير عن
عروة عنها مرفوعاً بلغظة :

«إن الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان إلى أهله الدنيا، بمفر
لآخر من عدد شعر غم كلب».

أخرجه الترمذى (١/١٤٣) وابن ماجه (١٣٨٩) واللالكاني
 (١/٢/١٠١) وأحمد (٦/٢٣٨) وعبد بن حميد في «المنتخب من المسند»
 (١/١٩٤ - مصورة المكتب) وفيه قصة عائشة في فقدانها التي عليها دات ليلة.

ورجاله ثقات ، لكن حجاج وهو ابن أرطأة مدلس وقد عنده ، وقال الترمذى :

وسمت مهداً (يعني البخاري) : يضعف هذا الحديث .

وجملة القول أن الحديث بجذوع هذه الطرق صحيح بلا ريب ، والصحة ثبتت بأقل منها عدداً ، ما دامت سالمة من الضعف الشديد كما هو شأن في هذا الحديث ، فما نقله الشيخ القاسمي رحمه الله تعالى في « إصلاح المساجد » (ص ١٠٧) عن أهل التتعديل والتجريج أنه ليس في فضل ليلة

النصف من شعبان حدث بصح ، فليس مما ينبغي الاعتماد عليه ، ولئن كان أحد
منهم أطلق مثل هذا القول فإما أؤتي من قبل التسرع وعدم وسع الجهد ثبته
الطرق على هذا النحو الذي يعن يدريك . والله تعالى هو الموفق .

دعاویٰ نہیں

مَدِینَةُ الْعَالَمِ دَارُ الْعُلُومِ مُجَبَّرٌ تَدْوِيَّهُ کی عمارت اور اسکے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ آپ ان دونوں نیک کاموں میں مندرجہ ذیل طریقوں سے تعاون کر سکتے ہیں۔

○ عطیات اور ماہانہ، سہ ماہی یا ششماہی چندہ کی صورت میں بھی مسجد و مدرسہ کے لیے آپ عطیات جمع کر سکتے ہیں۔

○ نکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و خیرات اور قربانی کی کھالوں دارالعلوم کی مدد کر سکتے ہیں۔

○ ہمارے اشاعتی پروگرام میں تعاون فرمائیں تاکہ آپکی طرف سے یا آپ کے مرحومین (وفوت شدہ بزرگوں) کی طرف سے صدقہ جایہ ہو سکے۔ یا کسی پیغام کی مخصوص تعداد اصل لागٹ سے خرید کر بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔

○ مسجد و مدرسہ کی عمارت کا کچھ حصہ اپنے ذمہ لے کر تعمیر کرادیں یا عمارتی سامان کا عطیہ دیکھ اپنے لیے صدقہ جاریہ قائم فرمائیں!

○ دارالعلوم کی لائبریری میں کتابوں کا عطیہ بھی آپ دے سکتے ہیں۔

رابطہ